باپ کے حقوق

15-April-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ راحت نِشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُہٗ، وَصَلَّیْتُ عَلَیْہِ، وَکُتِبَتْ لَہٗ سِوٰی ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

یعنی جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے

اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ بدبخت اور نیک بخت کون؟

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہے: ایک اَعرابی شخص کا بیان ہے: میں اپنی بستی سے اس اِرادے سے چلا کہ معلوم کروں لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت اور نیک بخت کون ہے؟ چنانچہ میرا گزر ایک ایسے بوڑھے شخص کے پاس سے ہوا، جس کی گردن میں رسّی بندھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک بڑا ڈول بھی لٹک رہا تھا۔ ایک نوجوان اس بوڑھے کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ میں نے اس نوجوان سے کہا: اس بوڑھے اور کمزور شخص کے بارے میں تجھے اللہ پاک کا خوف نہیں؟ اس کی گردن میں پہلے ہی

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

ایک رسّی اور ڈول لٹک رہا ہے جس سے یہ پریشان ہے، اس کے باوجود تُو اسے کَوڑے سے بھی مار رہا ہے! نوجوان نے کہا: مزید بھی جان لو کہ "یہ میرا باپ بھی ہے!" میں نے کہا: اللہ پاک تجھے کوئی بھلائی نہ دے! (کیا کوئی اپنے باپ کے ساتھ بھی اس طرح کا ظالمانہ سلوک کرتا ہے؟) نوجوان بولا: "خاموش رہو! تمہیں کیا معلوم! یہ بھی اپنے باپ کے ساتھ ایسا ہی سُلوک کرتا تھا اور اس کا باپ بھی اپنے باپ (یعنی اس کے دادا) کے ساتھ اسی طرح کا سُلوک کیا کرتا تھا!" میں نے یہ منظر دیکھنے کے بعد کہا: یہی بوڑھا شخص سب سے زیادہ "بد بخت" ہے۔

پھر میں آگے چل دیا، یہاں تک کہ ایک نوجوان کے پاس پہنچا جس کی گردن میں کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک ٹوکری تھی اور اس میں چوزے کی طرح کمزور ایک بوڑھا شخص موجود تھا۔ وہ نوجوان ہر وقت اسے ساتھ رکھتا تھا اور چوزے کی طرح اس کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا: "یہ میرا باپ ہے جو اپنی عقل کھو بیٹھا ہے، میں اس کی دیکھ بھال میں لگا رہتا ہوں!" میں نے کہا: یہی نوجوان لوگوں میں سب سے زیادہ "نیک بخت" ہے۔ (المحاسن والمساوی، ۱/۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا! باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والا لوگوں میں سب سے زیادہ "نیک بخت" ہے جبکہ بُرا سلوک کرنے والا سب سے بڑا "بد بخت" ہے۔ اللہ پاک کی پناہ! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ماں باپ کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والے کے لئے دنیا و آخرت میں بربادی ہی بربادی

ہے۔لہٰذا ہر ایک کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سُلوک کرنا چاہئے اور ان کی فرماں برداری کرتے ہوئے، ان کا سونپا ہوا ہر جائز کام فوراً بجالانا چاہیے۔ہاں! اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی حکم دیں تو اس میں ان کی فرماں برداری نہ کی جائے کہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کی نافرمانی میں کسی کی فرماں برداری (جائز) نہیں۔(مسلم، کتاب الامارۃ،باب وجوب طاعۃ الامراء، ص۷۸۹،حدیث: ۴۷۶۵)(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، فروری 2018، ص ملخصاً)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں (تو) ان سے نرمی و ادب سے گزارش کرے، اگر مان لیں (تو) بہتر ورنہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ ان کے لئے دعا کرے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۵/ ۲۰۵ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مشہور کہاوت ہے: **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"**! آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ ناپسندیدہ سُلوک کریں گے تو ممکن ہے کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سُلوک کریں، جیسا کہ

جیسا کروگے ویسا بھروگے

حدیثِ پاک میں ہے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ (یعنی) جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

(مصنف عبدالرزاق،کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/ ۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰)

حضرت علّامہ عبدُالرّؤف مُناوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کروگے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کروگے وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الکاف، ۲/ ۲۲۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بے عقل اور شریر اور نا سمجھ جب طاقت و توانائی حاصل کرلیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کئے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور آخرت کا عذاب سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۲۴)

یاد رہے! اس پُر فتن دور میں بھی جہاں والِدین کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے والے موجود ہیں وہاں بد سُلوکی کرنے والوں کی بھی کمی نہیں، چنانچہ

جائیداد نہ ملنے پر بیٹے نے باپ کے ساتھ سُلوک کیا؟

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر جب مسجد سے باہر نکلا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک نوجوان بوڑھے شخص کو مار رہا ہے اور وہ بوڑھا اس نوجوان کا والد تھا۔ اِنکشاف ہوا کہ مال و جائیداد وغیرہ میں حِصَّہ نہ ملنے پر اس نالائق بیٹے نے مار مار کر اپنے بوڑھے باپ کو لہولہان کر دیا۔

افسوس! اپنی عمر بھر کی خوشیوں اور خواہشات کو بچوں کی خوشیوں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے قربان کرکے جینے والا "باپ" جب بڑھاپے میں اپنے بچوں کی شفقت اور حُسنِ سُلوک کا طلبگار ہوتا ہے تو اسے جواب میں بے رُخی، طعنے اور پھر Old House کا تحفہ ملتا ہے۔ جن کے والد حیات ہیں، ان سے فریاد ہے کہ وہ خُوش دِلی کے ساتھ اپنے والد کی خِدمت کریں اور ان کا ادب و احترام کرکے جنت کے حق

دار بنیں۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، فروری 2018، ص ا ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ماں باپ سے اچھا سُلوک کرنے کا حکم قرآنِ کریم واحادیثِ کریمہ میں بَیان ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ﴿۲۴﴾

(پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے ربّ! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِن آیاتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں:(جب ماں باپ پر) ضُعف(کمزوری)کا غَلَبہ ہو،اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں(کمزور)رہ جائیں۔(تو) ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی(یعنی بوجھ)ہے۔حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب)کے ساتھ ان سے خطاب کر،ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکار کہ یہ خلافِ ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے،ماں باپ سے اس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم(اپنے) آقا سے کرتا ہے۔(ماں باپ سے) بہ نَرمی و تَواضُع(عاجزی و انکساری سے)پیش آ اور اُن کے ساتھ تھکے وَقت(بڑھاپے)میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقت(بچپن میں)تجھے محبت سے پَرورِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار(چاہیے)ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَریغ(کنجوسی)نہ کر۔مُدَّعا(مُراد) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغَہ (اضافہ) کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہوتا۔اِس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضل ورَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے:یارب!میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا(بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان،پ۱۵،بنی اسرائیل،تحت الآیۃ:۲۳،۲۴،ص۵۲۹،۵۳۰)

اے عاشقانِ رسول! آیئے!اب احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے اچھا سُلوک کرنے کی اَہَمِّیَّت پر مُشْتَمِل 6 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

(1)ارشاد فرمایا: باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے، پس اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو۔(ترمذی،کتاب البر والصلة، باب: ماجاءمن الفضل فی رضاالوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث:۱۹۰۶)

(2)ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والِدَین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا:"ہاں!(یوں کہ) آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو دوسرا بھی اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، یہ اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اِس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔(مسلم،کتاب الایمان، باب الکبائرواکبرھا، ص۶۰، حدیث:۲۶۳)حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:" صحابۂ کرام (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ) جنھوں نے عرب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا، ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی۔ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے بتایا: مُراد دوسرے سے گالی دِلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔(بہارِ شریعت، ۳/۵۵۲، حصہ:۱۶)

(3)ارشاد فرمایا: ربِّ کریم کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور ربِّ کریم کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاءمن الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث:۱۹۰۷)

(4)ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی فرماں برداری والد کی فرماں برداری کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔(معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۶۱۴، حدیث:۲۲۵۵)

(5)ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والِدَین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک نہ کیا وہ جہنم میں داخل ہوا، اللہ پاک کی رَحمت سے دور اور خدا پاک کے غضب کا حق دار ہوا۔(معجم کبیر، ۱۲/۶۶، حدیث:۱۲۵۵۱)

(6)ارشاد فرمایا: بیٹا (اپنے) باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔(مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، حدیث:۳۷۹۹، ص ۶۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں باپ کے عظیم حق کو بیان کرنا مقصود ہے یہ مُراد نہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام باپ کو خرید کر اسے آزاد کر دے تو اس نے اپنے باپ کا حق ادا کر دیا۔ چنانچہ

حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ کی کتنی ہی خدمت کرے مگر اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

(مراٰۃ المناجیح، ۵/۱۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کشتی بنانے والا کیسے ہلاک ہوا؟

کسی شہر میں لکڑی کا کام کرنے والا رہتا تھا، اسے روزانہ ایک درہم ملتا تھا، آدھا درہم اپنے بوڑھے والد، بیوی اور بچے بچی پر خرچ کرتا اور آدھا درہم سنبھال کر رکھ لیتا ۔ عرصۂ دراز تک اسی طرح کام کاج کرکے اچھی زندگی گزارتا رہا۔ ایک دن اس نے اپنی جمع کردہ رقم شمار کی تو وہ 100 دینار سے کچھ زائد تھی۔ اس نے کہا: میں تو اپنے اس کام کے بعد بھی خسارے میں رہا، اگر میں کشتی بناتا اور سمُندری تجارت کرتا تو آج خوب مال دار ہوتا۔ جب اس نے اپنا اِرادہ اپنے والد پر ظاہر کیا تو انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! یہ کام نہ کرو، کیونکہ مجھے ایک نجومی (یاد رہے! باپ نے بیٹے کی محبت میں نجومی کے کہنے پر بیٹے کو سمُندری تجارت سے روکا ہوگا، یہ بھی ممکن ہے کہ نجومی نے پہلے سے کشتیاں اور کشتیوں میں موجود لوگوں کے ڈوبنے کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے ہوں گے اسی وجہ باپ نے نجومی کی بات مان کر اپنے بیٹے کو سمُندری تجارت سے روکا ہوگا، ورنہ سمجھدار مسلمان کبھی بھی نجومیوں کی باتوں کا اعتبار بالکل بھی نہیں کرتے، کیونکہ شرعاً نجومیوں کا قول نامقبول و غیر معتبر ہے اور اس پر بھروسا نہیں کرسکتے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام و تابعین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور سلف و خلف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم نے اس پر عمل نہیں کیا اور نہ ہی اِعتبار فرمایا۔ (اشعۃ اللمعات، کتاب الصوم، باب رؤیۃ الھلال، الفصل الاول، ۲/۸۲)) نے تیری پیدائش سے پہلے بتایا تھا کہ تُو سمُندر میں ڈوب کر مَرے گا۔" بیٹے نے کہا: کیا اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ مجھے مال ملے گا؟ باپ نے کہا: کیوں نہیں! اسی لئے تو میں نے تجھے تجارت کرنے سے منع تھا اور تیرے لئے ایسا کام تلاش کیا تھا جسے تو روزانہ کرے۔ بیٹے نے کہا: پیشگوئی کرنے والے کے کہنے کے مطابق اگر مجھے مال ملے گا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب میں سمُندری تجارت

کروں۔باپ نے کہا:میرے بیٹے!ایسا مت کر!مجھے خوف ہے کہ تُو ہلاک ہو جائے گا۔ بیٹے نے کہا:مجھے مال ضرور حاصل ہو گا اور اگر میں خیر خیریت سے زندہ رہا تو دولت پالوں گا،البتہ اگر مَر گیا تو اپنی اولاد کے لئے بہتر چیز چھوڑ جاؤں گا۔باپ نے کہا:اے میرے بیٹے!اولاد کی وجہ سے اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈال۔بیٹے نے کہا:اللہ پاک کی قسم!میں اپنی رائے ہرگز تبدیل نہ کروں گا۔چنانچہ بیٹے نے کشتی تیار کر کے سجایا پھر اس میں مختلف سامانِ تجارت رکھ کر ایک سال کے لیے سفر پر روانہ ہو گیا۔سال بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے پاس سو(100) قنطار(تقریباً سوا سیر)سونے جتنی رقم موجود تھی۔بیٹے کو دیکھ کر باپ نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور اس کے لائے ہوئے خزانے کی تعریف کرتے ہوئے کہا:اے میرے بیٹے!میں نے بارگاہِ الٰہی میں نذر مانی تھی کہ اگر وہ تجھے سلامتی کے ساتھ واپس لوٹائے گا تو میں تیری کشتی کو آگ جلا دوں گا۔بیٹے نے کہا:اے میرے ابا جان!آپ نے میری ہلاکت اور میرے گھر کی بربادی کا ارادہ کر لیا ہے۔باپ نے کہا:اے میرے بیٹے!میں نے یہ ارادہ تمہاری زندگی اور تمہارے گھر کی تا دیر سلامتی کے لئے کیا ہے،معاملات کو میں تجھ سے کہیں زیادہ جانتا ہوں،میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ پاک نے تجھے وُسعت دی ہے،اب تجھے چاہیے کہ اس کی رضا والے کام کر اور اس کا شکر بجالا کہ تُو زمانے کا مالدار شخص بنا دیا گیا اور اللہ پاک کے حکم سے محتاجی سے امن پا گیا۔میں تیرے بدن کی سلامتی چاہتا ہوں اور مجھے کوئی غرض نہیں۔ تُو میری بات مان لے۔

بیٹے نے کہا: میں چند دن کے لئے سفر پر جاؤں گا اور جلد ہی بہت زیادہ نفع لے کر آؤں گا۔ چنانچہ بیٹا دوبارہ سفر پر روانہ ہوگیا۔ جب واپس آیا تو اس کے پاس پہلے سے کئی گنا زیادہ مال تھا۔ اس نے باپ سے کہا: اگر میں نے آپ کی بات مانی ہوتی تو کیا آج مجھے اتنی دولت ملتی؟ باپ نے کہا: میرے بچے! میں دیکھ رہا ہوں کہ تُو اپنے غیر کے لئے محنت و کوشش کر رہا ہے، اگر تُو جانتا اور حقیقتِ حال سے واقف ہوتا تو خواہش کرتا کہ اے کاش! میرے اور میرے اس مال کی لذت کے درمیان مشرق کے پہاڑوں جتنا فاصلہ ہوتا۔ بیٹے نے کہا: اے ابا جان! آپ ایک نجومی کی بات کی وجہ سے دعا کی تھی۔ مجھے اُمید ہے کہ اُس کی یہ بات "مجھے مال ملے گا" دُرست ہے اور یہ بات دُرست نہیں کہ "میں ڈوب کر مَروں گا" یہ کہہ کر اس نے دوسری کشتی بنانے کا حکم دیا۔

وہ 40 راتیں ٹھہرا رہا حتّٰی کہ سُمندر کا سفر کرنے پر تیار ہوگیا، اس کے باپ نے اس سے کہا: میرے بیٹے! اس مرتبہ بھی مِنَّت سماجت کرنا تجھے روک نہ سکے گا کیونکہ میں نے ایسی نشانیاں دیکھ لی ہیں کہ جن کی وجہ سے میرے نزدیک نجومی کی بات سچ ہوگئی ہے۔ اتنا کہنے کے بعد بیٹے کی جدائی پر بوڑھے باپ کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوگیا، بیٹے نے کہا: اے ابا جان! اللہ پاک مجھے آپ پر فدا کرے! صرف اس مرتبہ اور صبر کرلیں! خدا پاک کی قسم! اگر اللہ پاک نے مجھے صحیح و سالم واپس لوٹا دیا تو زندگی بھر کبھی بھی بحری سفر نہ کروں گا۔ بوڑھے باپ نے کہا: اے میرے بیٹے! خدا کی قسم! آج مجھے یقین ہوچکا ہے کہ تُو ضائع ہوجائے گا۔ خدا کی قسم! اس مرتبہ تو واپس نہیں آئے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ بوڑھے باپ نے اس کی مِنَّت

سماجت کی اور خوب رو رو کر سمجھایا مگر اس نے اپنے بوڑھے باپ کی بات نہ سُنی اور دونوں کشتیوں کو لے کر سفر پر روانہ ہو گیا۔ جب وہ بیچ سمندر میں پہنچا تو شدید طوفان آ گیا اور دونوں کشتیاں آپس میں ٹکرا کر ڈوب گئیں۔ ڈوبتے وقت تاجر نجومی کی پیشگوئی کو یاد اور اپنے باپ کی نافرمانی پر افسوس کرنے لگا، پھر وہ اور اس کے تمام ساتھی سمُندر میں ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ چند دنوں بعد اس کے اِنتقال کی خبر اس کے بوڑھے باپ کو ملی تو اس نے صبر کیا اور بیٹے کی موت کا صدمہ لیے دنیا سے رُخصت ہو گیا۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخامسۃ... الخ، ۲/۴۱ تا ۴۴۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت کے اندر عبرت و نصیحت کے کئی نکات موجود ہیں مثلاً ☚ قناعت بہت بڑی دولت ہے جس کے پاس یہ دولت ہوتی ہے وہ دلی طور پر مطمئن رہتا ہے ☚ لالچ میں مبتلا ہو کر انسان اپنا سب کچھ برباد کر بیٹھتا ہے ☚ جو سوچتا ہے کر گزرتا ہے چاہے اس کی ہلاکت ہو جائے ☚ باپ ہمیشہ اولاد کی ترقی چاہتا اور اولاد کو نفع ملنے پر خوش ہوتا ہے ☚ اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو کر رہتی ہے ☚ اپنی اولاد کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت دیتا ہے ☚ معاملات کو اولاد سے بہتر سمجھ سکتا ہے ☚ اسے ہلاکت کی جگہوں پر جانے سے بچاتا ہے ☚ اولاد کی جدائی میں روتا ہے ☚ ہمیشہ ان کے لئے اچھا سوچتا اور دعائیں کرتا ہے ☚ باپ کی نافرمانی کرکے اولاد کو کبھی سکھ نصیب نہیں ہوتا ☚ تباہی و بربادی نافرمان اولاد کا مقدر بن جاتی ہے حتّٰی کہ اسے موت کے منہ میں لے جاتی ہے، پھر پچھتانے کے

سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا۔ لہٰذا اولاد کو چاہیے کہ وہ لالچ کے چکر میں باپ کی نصیحتوں کو نظر انداز نہ کرے ☜ ان کی ہمدردی کو فراموش نہ کرے ☜ ان کے احسانات کو یاد رکھے ☜ ان کو تنہا نہ ہونے دے ☜ ان کا دل نہ دکھائے ☜ ان سے دعائیں لے ☜ ان کو ناراض نہ کرے ☜ وہ جس کام سے منع کریں اس کام سے رُک جائے بشرطیکہ کوئی شرعی خرابی نہ ہو ☜ اس بارے میں ڈھیروں ڈھیر معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "سمُندری گنبد" کا مطالعہ کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نیک اعمال میں باقاعدہ ہفتہ وار رسالہ پڑھنے پر مشتمل ایک سُوال بھی شامل ہے، چنانچہ نیک عمل نمبر 63 ہے: **کیا اس بار کا ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سُن لیا؟**

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنا بھی اولاد کو والِدین کی اہمیت سے روشناس کروانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کم و بیش 80 شعبوں میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ **"ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ"** بھی ہے۔ اس شعبے کے تحت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کتب و رسائل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات اور دیگر شعبہ جات سے ملنے والے تنظیمی مواد کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس شعبے کے تحت 1600 سے زائد کتب و رسائل کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے اور دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ ان کتب و رسائل سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ بھی مکتبۃ المدینہ کی ان کتب و رسائل کو خود بھی پڑھئے اور

دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے، حسبِ توفیق تقسیمِ رسائل بھی کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ کو مزید لگن کے ساتھ اس عظیمُ الشّان کام کو مزید آگے بڑھانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اگرچہ والد کا حق وَلَد (اولاد) پر نہایت اعظم بتایا یہاں تک کہ اپنے حق کے برابر اس کا ذکر فرمایا کہ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ (پ۲۱، لقمن: ۱۴) حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا، مگر ولد (اولاد) کا حق بھی والد پر عظیم رکھا ہے کہ ولد مُطلَق اسلام، پھر خصوصِ جوار، پھر خصوصِ قرابت، پھر خصوصِ عیال، ان سب حقوق کا جامع ہو کر سب سے زیادہ خصوصیتِ خاصہ رکھتا ہے اور جس قدر خصوص بڑھتا جاتا ہے حق اشدّ و آکد (یعنی بہت مضبوط) ہوتا جاتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۴۵۱)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا والد ایک عرصہ سے اعمٰی (نابینا) ہو گیا ہے دونوں خیاطی (درزی کا کام) کرتے ہیں اور عدد فروخت کے واسطے تیار کرتے ہیں، والدِ زید فروخت مال کے لئے بازار کو دو چار گھنٹے کو جایا کرتا ہے کہ قدیم سے اس کی عادت ہے شرعاً اس میں زید پر تو کوئی الزام نہیں۔ باپ کا مال بیٹے کو کھانا حرام ہے یا حلال؟ دونوں کی خورش (خوراک) یک جائی (اکٹھی) ہے، باپ کا حق بیٹے پر کب رہتا ہے اور بیٹے کا باپ پر کب تک؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اگر زید کا باپ اپنی خوشی سے حسبِ عادت جاتا ہے تو زید پر الزام نہیں اگرچہ مقتضائے سعادتمندی (سادت مندی کا تقاضا) یہ ہے کہ اسے آرام دے اور خود کام کرے، ہاں! اگر زید اسے مجبور کرتا ہے تو ضرور گنہگار و نالائق ہے، باپ کا مال بیٹے کو اس کی رضا سے قدرِ رضا تک حلال ہے ورنہ حرام، شریک ہوں خواہ جدا، باپ کا حق بیٹے پر ہمیشہ رہتا ہے، یونہی بیٹے کا باپ پر، ہاں! بعض حقوق وقت تک محدود ہیں جیسے لڑکا جب جوان ہو جائے (تو) باپ پر اس کا نفقہ واجب نہیں رہتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۴۵)

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: زیادہ اِحسان کرنے والا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے (یعنی باپ کے اِنتقال کر جانے یا کہیں چلے جانے) کی صورت میں اِحسان کرے۔ (مسلم، کتاب البرّ و الصلة و الآداب، باب فضل صلة اصدقاء الاب و الامّ ونحوهما، ص ۱۰۶۱، حدیث: ۶۵۱۵) یعنی جب باپ مر گیا یا کہیں چلا گیا ہو۔ (بہار شریعت، ۳/۵۵۱، حصہ: ۱۶) دوسری حدیث میں ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماں باپ کے ساتھ نکوکاری کے طریقوں میں یہ بھی شمار فرمایا: وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا ان کے دوست کی عزت کرنا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی برّ الوالدین، ۴/۴۳۴، حدیث: ۵۱۴۲)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: پسر (بیٹے) نے اپنے باپ کی نافرمانی اِختیار کر کے کُل جائیدادِ پدر (باپ کی تمام جائیداد) پر قبضہ کر لیا اور باپ کے پاس واسطے اوقاتِ بسری کے کچھ نہ چھوڑا بلکہ درپَے تذلیل وتوہینِ پدر کے (باپ کو ذلیل کرنے اور ان کی توہین کرنے کے چکر میں) ہے اور اللہ جَلَّ شانُہ نے واسطے اِطاعتِ پدر کے (باپ کی فرما

ں برداری کے تعلق سے) اپنے کلام میں فرمایا ہے، صورتِ ہذا میں اس نے خلافِ فرمودۂ خدا کیا،وہ منکرِ حکمِ خدا ہوا یا نہیں؟ اور منکرِ کلامِ ربانی کے واسطے کیا حکمِ شرع شریف ہے؟اور وہ کہاں تک گنہگار ہے؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پسرِ مذکور(وہ بیٹا جس کا ذکر ہوا) فاسق، فاجر، مُرتکبِ کبائر(اور) عاق(باپ کا نافرمان) ہے اور اسے سخت عذاب وغضبِ الٰہی کا استحقاق(حق داری)، باپ کی نافرمانی اللہُ جبار و قہار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہُ جبار وقہار کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اس کے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اس کے دوزخ ہیں۔ جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا اس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی عمل نیک اصلاً قبول نہ ہوگا، عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلاء نازل ہوگی، مرتے وقت معاذَ اللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۸۳تا۳۸۶ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات والِدَین میں کسی وجہ سے جدائی ہو جاتی ہے، اس صورت میں بچے شدید کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ماں کا ساتھ دیں یا باپ کا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کا بہترین حل ارشاد فرمایا ہے آیئے! سُنتے ہیں، چنانچہ

والِدَین میں علیحدگی کی صورت میں اَولاد کیا کرے؟

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض کی گئی: اگر والِدَین میں علیحدگی ہو

جائے تو ایسی صورت میں اَولاد کیا کرے؟آپ نے ارشاد فرمایا:والِدَین میں اگر علیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اَولاد کو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ اِنصاف کرنا چاہیے۔اَولاد کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ طَلاق دینے کے بعد باپ،باپ ہونے سے خارِج نہیں ہو جاتا بلکہ باپ ہی رہتا ہے،لہٰذا باپ کے حقوق کی اَدائیگی ضروری ہے۔چونکہ عام طور پر ماں بچوں پر حاوی ہوتی ہے اسی لیے ایسے موقع پر جوان بچے ماں کا ساتھ دے کر باپ کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔اِسی طرح بعض اوقات علیحدگی کے بعد ماں بچوں کو اپنے باپ سے مِلنے جُلنے سے روکنے کے لیے اِس طرح کی دھمکیاں دیتی ہے کہ اگر اپنے باپ سے مِلنے گئے تو دودھ مُعاف نہیں کروں گی!ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ اپنی ماں کا حکم نہ مانیں،چُھپ کر باپ کے ساتھ تَعَلُّقات قائم رکھیں اور اگر باپ کو پیسوں کی ضرورت ہو تو اُس کے لیے اپنی جیب اور تجوری کا مُنہ کُھلا رکھیں کہ اِس طرح کرنے سے اللہ پاک اُنہیں مالا مال کر دے گا۔لڑائی جھگڑے میں اگر ماں حق پر تھی اس کے باوجود باپ نے غُصّے میں طَلاق دے ڈالی تب بھی اَولاد کو باپ کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہیے ورنہ قیامت کا دِن تو دُور کی بات ہے ماں باپ کے نافرمان کو دُنیا ہی میں سزا دے دی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ مُعاشرے میں ایسے قابلِ تحسین بچے بھی ہیں جو ماں باپ میں علیحدگی ہونے کے بعد فَساد سے بچنے کے لیے ماں سے چُھپ چُھپ کر باپ کی مالی مدد کرتے اور عِلاج مُعالجے کے اَخراجات اُٹھاتے ہیں۔ماں کو بھی چاہیے کہ اگر طَلاق وغیرہ ہو جائے تو دِل بڑا رکھے اور اَولاد کو باپ کی نافرمانی کے گناہ پر نہ اُبھارے بلکہ ہو سکے تو اَولاد کو یہ سمجھائے کہ میرے اور تمہارے والِد کے درمیان جو کچھ ہوا اس سے

صَرفِ نظر کرو اور میری بھی خِدمت کرو اور اپنے باپ کا بھی خیال رکھو۔

(قسط:۱۱:ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟، ص ۲۴،۲۵)

ماں باپ لڑیں تو اَولاد کیا کرے؟

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سے عرض کی گئی: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو ایسی صورت میں اَولاد کو کیا کرنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو اُنہیں صبر کرنا چاہیے۔ نیز ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ باپ کا گریبان پکڑ کر مار دھاڑ کرنے کے بجائے حکمتِ عملی اور نرمی سے ماں باپ میں صُلح کروائیں اور رِشتہ داروں کو بیچ میں ڈال کر ماں کو ظلم سے بچائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ماں کو باپ کی مار سے بچانے کے لیے جائز طریقے بھی اپنائیں مثلاً باپ جب ماں کو مارنے لگے تو بیچ میں آڑے آجائیں یا باپ کو پکڑ لیں اور کہیں کہ ہم آپ کو مارنے نہیں دیں گے وغیرہ۔ یاد رکھیے! بچے جائز طریقوں سے اپنی ماں کو باپ کے ظُلم سے بچا سکتے ہیں مگر اُنہیں اپنے باپ کو اس طرح کی دھمکیاں دینے کی ہرگز اجازت نہیں کہ اگر ہماری ماں کو مارا تو سر پھوڑ دیں گے اور چھوڑیں گے نہیں وغیرہ وغیرہ۔

(قسط:۱۱:ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟، ص ۲۶)

اگر والِد ملنا جُلنا چھوڑ دے تو اَولاد کیا کرے؟

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سے عرض کی گئی: اگر والِد صاحب دوسری شادی کرلیں اور پہلی زوجہ کی اَولاد سے مِلنا جُلنا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں اَولاد کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں پہلی زوجہ کی اَولاد صبر کرے اور اپنے والِد صاحب سے

مِلنے جُلنے کی کوشش کرے۔ اگر اَولاد اپنے والِد صاحب کی خِدمت کرے گی تو وہ بھی ضَرور اُن سے میل جول رکھیں گے۔ جو اَولاد یہ کہتی ہے کہ باپ ہم سے مِلتا جلتا نہیں اس لیے ہم بھی اپنے باپ سے میل جول نہیں رکھیں گے، اگر باپ دُنیا سے چلا جائے تو یہی اَولاد وراثت کا مال حاصِل کرنے کے لیے دوڑ پڑے گی اور خواب میں بھی باپ کا چھوڑا ہوا مال لینے سے اِنکار نہیں کرے گی۔ اگر اولاد امیر اور باپ غریب ہو تب بھی اَولاد کو اللہ پاک کی رضا اور حُصولِ جنت کے لیے اپنے باپ کی خِدمت کرنی چاہیے۔

(قسط:۱۱:ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101**مَدَنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (1) جوتے کثرت سے استعمال کیا کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے)۔ (مُسلِم، ص۱۱۶۱، حدیث:۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ (3) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو سیدھی جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو اُلٹی جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ سیدھا پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث:۵۸۵۵)

اعلان:

جوتے پہننے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (4)

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سَتّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

---

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 15 اپریل 2021ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ،

کُل دورانیہ 15 منٹ

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جائیے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری، ۵/۵۳۰) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے۔ (5) کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا سے کہا: ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا: رسولِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداود، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۶۵) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال

"میں لکھا ہے: اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور، حصہ:۵، ص۶۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆مصیبت کے وَقْت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"مصیبت کے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

(مسلم،کتاب الجنائز، باب مایقال عند المصیبة، ص ۳۵۶، حدیث:۲۱۲۷)

ترجمہ: بے شک ہم اللہ پاک کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ پاک! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔(مَدَنی پنج سورہ، ص۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور

بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟ (16)"مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے(بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے"مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ

ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟ (56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن/ بیٹی/ والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/ سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم(یا امامِ مسجد، مؤذّن، خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد